Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۲۹، ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۹ نبوت ۱۳۶۸ہش، ۲۹ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۷۱

ایمان کی شان

"ایمان کی یہ شان ہے کہ وہ لوگ جو ایمان اختیار کرتے ہیں ان کو مالی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اور ان کو کچھ لٹوانا پڑتا ہے اور کثرت کے ساتھ پاکستان اس بات کا گواہ ہے کہ اس شدت کی مخالفت کے دور میں جو دوست احمدی ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے کچھ نہ کچھ مالی قربانی کر کے احمدی ہوئے ہیں۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۸۹ء صـ ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قبض اس حالت کا نام ہے جب کہ ایک غفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ اور خدا کی طرف محبت کم ہوتی ہے اور طرح طرح کے فکر اور رنج اور غم اور اسباب دنیوی میں مشغول ہو جاتا ہے اور بسط اس کا نام ہے کہ انسان دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور موت کو ہر وقت یاد رکھے۔ جب تک اس کو اپنی موت بخوبی یاد نہیں ہوتی وہ اس حالت تک نہیں پہنچ سکتا۔ موت تو ہر وقت قریب آتی جاتی ہے کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے قریبی رشتہ دار فوت نہیں ہو چکے اور آجکل تو وباء سے گھر کے گھر صاف ہوتے جاتے ہیں اور موت کے لئے طبیعت پر زور دے کر سوچنے کی حاجت ہی نہیں رہی۔

یہ حالتیں قبض اور بسط کی اس شخص کو پیدا ہوتی ہیں جس کو موت یاد نہیں ہوتی۔ کیونکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ انسان قبض کی حالت میں ہوتا ہے اور ایک ناگہانی حادثہ پیش آجانے سے وہ حالتِ قبض معاً دور ہو جاتی ہے جیسے کوئی زلزلہ آجاوے یا موت کا حادثہ ہو جاوے تو ساتھ ہی اس کا انشراح ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبض اصل میں ایک عارضی شئے ہے جو کہ موت کو بہت یاد کرنے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا پیوست ہو جانے سے دور ہو جاتی ہے اور پھر بسط کی حالت دائمی ہو جاتی ہے عارفوں کو قبض کی حالت بہت کم ہوتی ہے۔ نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے۔ میں پھر نیکی کر لوں گا۔ اس واسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے۔ خدا معلوم کل زندگی ہے کہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۶۰-۲۶۱)

اسیر راہِ مولیٰ مکرم محمد الیاس صاحب منیر سب دوستوں کی خدمت میں سلام بھجواتے ہیں۔ موصوف کی نانی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ مختلف عوارض کے باعث بیمار چلی آرہی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ عمر ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امدادِ طلبہ کو عطایا بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم

دعوت الی اللہ میں کامیابی کیلئے پہلا قدم اخلاق کی درستی ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"جس طرح دلائل کے لئے عقل ذریعہ ہے۔ اسی طرح اعمال کیلئے اخلاق ذریعہ ہے۔ اس لئے میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ یہ بڑی بات نہیں کہ جھوٹ نہ بولو۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ خطرناک حالات میں بھی سچ بولو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کے حقوق نہ مارو۔ بلکہ اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو چھوڑ دو۔ تا لوگ دیکھیں کہ تم میں اور ان میں فرق ہے۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے۔ جس سے وہ مذہب کی خوبی کو دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی مذہب کی آنکھ نہیں۔ اخلاق کی آنکھ ہے گو کمزور ہے۔ مثلاً تم کو ایک رنگ نظر آتا ہے اور دوسرے کو وہ مطلق نظر نہیں آتا۔ وہ اس کا قائل نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہی رنگ اگر دوسرے کو دھندلا سا نظر آتا ہے جس کو تم صاف صاف دیکھتے ہو تو وہ اس کو سمجھ سکتا ہے۔ اور تم اس کو منوا سکتے ہو جب تم نصوص لے کر جاؤ گے تو وہ نہیں مانے گا۔ لیکن جب اخلاق کے ساتھ جاؤ گے تو وہ تمہارا قائل ہو جائے گا۔ تم اخلاق کے ذریعہ آزمائے جاتے ہو کہ تم میں یہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہیں یا نہیں۔ لوگوں کو تمہاری روحانیت کے آزمانے کا موقع نہیں۔ وہ پہلے تمہارے اخلاق کو دیکھتے ہیں۔ اس لئے تمہاری روحانیت ان کے لئے اتنی مفید نہیں۔ جس قدر تمہارے اخلاق ان کو ہدایت کی طرف لانے میں ممد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پہلا قدم جس کے ذریعہ تم (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کر سکتے ہو۔ یا پہلا قدم جس کے ذریعہ تم اپنی روحانی حالت کی اصلاح کر سکتے ہو اور پھر غیر کو بھی کھینچ سکتے ہو وہ اخلاق ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹، نبوت ۱۳۶۸ ہش ۲۹، نومبر ۱۹۸۹ء

خدمتِ خلق

رات کے وقت دروازے پر دستک ہوئی ، ڈاکٹر صاحب اُٹھے، دروازے پر گئے تو دیکھا کہ ہمسایہ پیٹ درد سے کراہ رہا ہے ۔ دوائی مانگتا ہے ، اور بڑی لجاجت سے کہتا ہے کہ مَرا جا رہا ہوں ۔ مہربانی کر کے میری مدد کیجیے ۔ ڈاکٹر صاحب فوری طور پر اندر گئے اور دوائی لے کر باہر آ رہے تھے تو ان کے بیٹے نے جس کی عمر دس بارہ سال ہوگی ابو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا ابو آپ نے الفضل میں چھپنے والی وہ خبر پڑھی ہے جس میں میڈیکل کیمپ لگانے والے سات احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے، کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ شخص یہاں سے دوائی لے کر سیدھا پولیس سٹیشن کا رُخ نہیں کرے گا ، اور آپ پر مقدمہ نہیں بنوا دے گا ، ڈاکٹر صاحب نے بیٹے کو ایک طرف کرتے ہوئے جلدی سے دروازہ پر جا کر دستک دینے والے کے ہاتھ میں دوائی تھما دی ۔

یہ ایک واقعہ ہی نہیں ہے ۔ یہ ایک رویّہ ہے ۔ اور رویّہ ہے خدمت گذاری کا ۔ احمدیہ جماعت دنیا بھر کی خدمت کا جذبہ لے کر آگے بڑھ رہی ہے ۔ جہاں بھی خدمت کا موقعہ ملے گا وہ ضرور خدمت کرے گی ۔ پاکستان میں ہو یا پاکستان سے باہر ، ہماری زندگی عبارت ہے خدمت سے ۔ اور ہمارے پیارے امام نے ہماری اس دوسری صدی کو تو خاص طور پر خدمت کی صدی قرار دے کر ہماری زندگیوں کے لائحہ عمل کو خدمت کی طرف موڑ دیا ہے ۔ اس سے پہلے بھی حضرت امام جماعت (الثالث) نے مغربی افریقہ میں ہسپتالوں کا آغاز کر کے ہماری توجہ اس طرف پھیر دی تھی اور جماعت نے والہانہ طور پر لبیک کہا تھا ،

خدمت صرف میڈیکل فیلڈ ہی میں نہیں ، زندگی کے ہر شعبہ میں خدمت کی جائے گی اور گرفتاری ہرگز اس بات کا ثبوت نہیں کہ یہ کام قابلِ ستائش نہیں ۔ جب ایسے مقدمات عدالت میں جائیں گے تو ہمیں یقین ہے عدالتیں انصاف کا دامن تھامتے ہوئے گرفتاریوں کی مذمّت کریں گی اور گرفتار ہونے والوں کو خادمِ قوم و ملک قرار دیں گی ، آگے آگے ۔ دیکھئے ہوتا ہے کیا ۔

ذوقِ سفر نے مُجھ کو صحرا صحرا گھُومتے دیکھا ہے
کانٹوں سے دامن اُلجھائے پتھر چُومتے دیکھا ہے
اپنا نام تو دیوانوں کی طرح چھُپاتا پھرتا ہوں
تیرے نام پہ سب لوگوں نے مجھ کو جھُومتے دیکھا ہے

ابوالاقبال

تُجھ کو معلوم ہے کس حال میں ہیں اہلِ جہاں
دامِ تزوِیر ہر اِک راہگذر کا ہے نشاں
آنکھ سے آنکھ ملاتے ہُوئے ڈر لگتا ہے
دِل میں کچھ اور ہے اور لَب پہ کوئی اور بیاں

ہر کوئی خود کو سمجھتا ہے سِکندر کا مثیل
اور مفتوح ہے دارا کی طرح سارا جہاں
غیر تو غیر ہیں اپنوں کا بھی یہ حال ہُوا
پھیر لیتے ہیں نگاہوں کو یہاں ہوں کہ وہاں

پُوچھنے والا کسی حال میں بھی کوئی نہیں
اپنے ہی خول میں رہتا ہے ہر اِک شخص نہاں
گفتگو میں جو لِیا نامِ خدا ، نامِ رسولؐ
مُنہ میں جھاگ آنے لگی اور اُٹھا دل سے دھُواں

رنگ رلیوں میں بَسر ہونے لگے صُبح و مسا
ہر حقیقت ہے تصوّر میں فَقَط وہم وگماں
ایسے ماحول کو بہتر ہے کہ بُدلا جائے
حق تو یہ ہے کہ یہ انسان پہ ہوگا احساں

احمدیّت کے جیالوں کا یہی کام تو ہے
دعوتِ حق سے کریں قلب و نظر کو شاداں
آستانے پہ خدا کے وہ ہر اِک کو لائیں
اور نسیم ، عشقِ محمدؐ ہی بنے رُوحِ رواں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

الفضل کے دورِ نو کا پہلا سال

جماعت احمدیہ کے واحد آرگن روزنامہ الفضل کی بندش ہر احمدی کے لئے شدید قلبی دُکھ کا باعث تھی۔ سال پر سال گزرتے چلے جا رہے تھے لیکن کوئی صورت الفضل کے جاری ہونے کی نظر نہ آتی تھی کہ صدر مملکت کے ہوائی حادثہ کے بعد پبلی کیشنز آرڈیننس کی تنسیخ عمل میں آئی اور اس کی جگہ رجسٹریشن آف پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس نافذ ہوا۔ نئے آرڈیننس کے تحت اخباروں پر SECURITY ضمانت حاصل کرنے کا سلسلہ ختم کر دیا گیا تھا۔

چنانچہ ۲۰ نومبر ۱۹۸۸ء وہ تاریخی دن تھا جب لاہور ہائیکورٹ نے الفضل کی اشاعت پر سے چار سالہ طویل بندش کا خاتمہ کر دیا اور پھر ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء کو چار سال کے بعد الفضل کے دَورِ نو کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔

دَورِ نو میں جو اہم تبدیلی سامنے آئی وہ ایڈیٹر کی تھی۔ محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب جن کا نام جماعت احمدیہ کے صحافیوں میں بہت بلند اور وقیع شمار کیا جائے گا، وہ ایک سال کی رخصت پر تھے ابھی ان کی رخصت جاری تھی کہ الفضل کا اجراء ہو گیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کو مسعود دہلوی صاحب کی چھٹی کے بقیہ ایّام کے لئے ایڈیٹر مقرّر فرما دیا گیا۔ بعد میں جب مسعود دہلوی صاحب نے از خود الفضل کی خدمت سے فراغت چاہی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمال شفقت سے ان کو اجازت عطا فرمائی اور سابقہ خدمات کے لئے بہترین جزاء عطا ہونے کی دعا کی۔

اخبار کا دَورِ نو ایسے وقت میں شروع ہوا تھا جبکہ جماعت احمدیہ کیخلاف مخالفت زوروں پر تھی۔ مخالفین الفضل کو شائع ہوتا دیکھنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ الفضل کی اشاعت کے چند ہی دنوں بعد الفضل پر تابڑ توڑ مقدمات کی بھرمار ہو گئی اور معمولی معمولی باتوں پر جن کا جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈی ننس نمبر ۲۰ سے کوئی تعلق نہ تھا مقدمے بنائے گئے۔ اس شدید مشکل اور پریشان کن صورت میں الفضل کے دَورِ نو کا اجراء ہوا۔ احباب جماعت جو برسوں سے پیاسے تھے الفضل کی طرف بے ساختہ لپکے اور چند ہی دنوں میں الفضل کی اشاعت باقاعدہ ہو گئی۔

الفضل کے دورِ نو کے ساتھ ہی سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی شفقت و محبّت کا نہایت حوصلہ افزا اظہار شروع ہوا۔ الفضل میں جو جدّتیں کی گئیں ان پر حضور ایدہ اللہ نے گاہے گاہے نہایت محبت کے ساتھ اپنے ریمارکس عطا فرمائے۔

ایک دفعہ محترم نسیم سیفی کو فرمایا۔

"آپ کا دَورِ ادارت درخشندہ دَور ہے"

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء)

اسی طرح ایک مرتبہ فرمایا

"... بڑی توجہ سے الفضل کا مطالعہ کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے..... آپ کی کوششیں قابلِ تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں دعا میں اس نکتے کو یاد رکھتا ہوں کہ الفضل کی زبان محض ۳۲ دانتوں میں نہیں بلکہ ۳۲ دشمن دانتوں میں گھری ہوئی عمدگی سے مافی الضمیر ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے۔ چشم بد دور"

(الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۸۹ء)

اسی طرح الفضل کا صد سالہ نمبر شائع ہونے پر فرمایا۔

"آپ نے الفضل کا بہت اچھا نمبر نکالا ہے۔ تمام معاونین کو میرا خاص طور پر محبت بھرا سلام دیں"

(الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۸۹ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے اہلِ علم اور اہلِ قلم طبقے نے بھی بھرپور تعاون شروع کیا اور الفضل کے بارے میں نہایت اہم اور مفید مشورے دینے کے علاوہ قیمتی اور دلچسپ مضامین عنایت کئے جس کے نتیجے میں چند ہی مہینوں میں الفضل کا درخشندہ چہرہ احباب کے سامنے آگیا۔ الفضل میں پہلی بار ایڈیٹر کے نام خطوط، بچوں کا کالم، سپورٹس، لجنہ کالم، خبروں کا پس منظر، بین المملکتی حالات اور حالاتِ حاضرہ پر تبصروں پر مشتمل شذرات شروع کئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی روزانہ کی خبریں بھی اختصار سے دی جانے لگیں۔ خبروں کا سلسلہ اگرچہ نیا نہیں تھا لیکن ماضی میں کئی سال پیشتر بند ہو چکا تھا۔

الفضل کے نظم و نثر کے باب میں جو نئی وسعتیں ہوئیں ان کے نتیجے میں نئے لکھنے والوں کی ایک کھیپ بھی سامنے آچکی ہے، جن میں کئی معروف لوگوں کے علاوہ نئے نام بھی شامل ہیں۔

غرضیکہ الفضل کے دورِ نو کا پہلا سال اگرچہ بظاہر پلک جھپکتے میں گزر گیا ہے اور آج ۲۹ نومبر ۱۹۸۹ء کو الفضل کے دورِ نو کا پہلا سال مکمل ہونے کے بعد دوسرے سال کا آغاز ہو رہا ہے تو ہمیں یقین ہے کہ احباب جماعت کا تعاون پہلے کی طرح بلکہ پہلے سے بڑھ کر ہمیں حاصل رہے گا۔

آخر میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں جماعت احمدیہ کی بہترین خدمت کی توفیق دے اور ہمارے معیار کو پہلے سے اونچا اور اونچا کرتا چلا جائے۔

قیامِ امن کیلئے رُوحانیت کا ہونا بہت ضروری ہے

ارشادات حضرت فضلِ عمر

"دنیا کوشش کر رہی ہے کہ ہتھیاروں کے ساتھ صُلح کو قائم رکھے۔ قانون کے ساتھ صلح کو قائم رکھے یا عقل کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ لیکن یہ تینوں چیزیں ناقص ہیں گو اپنے اپنے دائرہ میں ضروری بھی ہیں۔ یہ تینوں چیزیں جب تک روحانیت کے ساتھ نہ ملیں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ہتھیاروں کے ساتھ امن اس لئے قائم نہیں رکھا جا سکتا کہ ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہ عادت ایسی پڑ جاتی ہے کہ صلح کے بعد بھی صلح کرانے والی قومیں ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں۔ جس طرح ایک مالدار بھرے ہوئے بٹوے کے بغیر سفر نہیں کر سکتا حالانکہ غریب آدمی چند پیسوں کے ساتھ سفر پر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہتھیار جمع کرنے والی قومیں ہتھیاروں کی ضرورت ختم ہونے کے بعد بھی ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں۔ کیونکہ اپنے ہمسایہ سے ڈرنے کی عادت انہیں پڑ جاتی ہے۔ اور کافی ہتھیاروں کے بغیر ان کے دل اطمینان نہیں پاتے۔

قانون اس لئے امن قائم نہیں کر سکتا کہ قانون ظاہر پر حکومت کرتا ہے۔ باطن پر نہیں۔ اور عقل اس لئے امن قائم نہیں کر سکتی کہ عقل اخلاق کے تابع نہیں ہوتی۔ وہ یہ دیکھتی ہے کہ میرا یا میرے دوست کا فائدہ کس میں ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتی کہ بعض ظاہری فائدے باطنی نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ اور قریب کی درستی بعید کو خراب کر دیتی ہے۔ لیکن روحانیت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو دائمی طور پر نیکی کی طرف مائل رکھتی ہے کیونکہ روحانیت نام ہے جذبات کے اخلاقی رنگ میں ڈھل جانے کا اور جب جذبات اخلاقی رنگ میں ڈھل جائیں تو لازماً عقل بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور ایک ایسا دوام پیدا ہو جاتا ہے جس کو کوئی لالچ یا کوئی حرص یا کوئی خوف اپنے مقام سے ہلا نہیں سکتا"

تلاوتِ قرآن بہت بڑی نیکی ہے

"تلاوتِ قرآن کریم بڑی ضروری ہے۔ ہمارے جو بڑے بڑے اولیاء گزرے ہیں انہیں تو قرآن کریم سے اس قدر محبّت تھی کہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے اور اس کے معنی کے سوچنے پر بڑا وقت خرچ کیا کرتے تھے .... بہر حال تلاوتِ قرآن بہت بڑی نیکی ہے۔ کیونکہ تمام نیکیاں قرآن کریم کے منبع ہی سے پھوٹتی ہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد
مربی انچارج امریکہ

مکرم بابو فضل کریم صاحب لون کی یاد میں

برادرم مکرم فضل کریم لون صاحب سے خاکسار کی پہلی ملاقات اپریل ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ ۱۹۳۴ء نومبر کے آخری ہفتہ خاکسار نیروبی پہنچا مخالفت زوروں پر تھی مباحثے اور مناظرے مخالفین احمدیت سے ہو رہے تھے۔ فروری ۱۹۳۵ء میں یہ سلسلہ کچھ عرصہ کے لئے بند ہوا تو مشرقی افریقہ کی جماعتوں نے اپنے علاقوں میں آنے کی دعوت دی۔

چنانچہ اپریل ۱۹۳۵ء میں ممباسہ سے بذریعہ سمندری جہاز ٹانگا سے ہوتا ہوا دار السلام شام کو اپریل کی کسی تاریخ کو پہنچا، دار السلام تنزانیہ کی بندرگاہ اور دار الخلافہ ہے۔ اس وقت تنزانیہ کے نام سے یہ علاقہ نامزد نہ تھا بلکہ ٹانگانیکا کہلاتا تھا۔ سب سے پہلے جس عزیز اور محترم دوست نے خاکسار کا استقبال کیا۔ وہ برادرم فضل کریم صاحب لون تھے۔ چونکہ ریلوے میں ملازم تھے اس لئے "بابو" کہلاتے تھے۔ اپنے گھر لے گئے۔ اور جتنے دن خاکسار دار السلام میں رہا۔ شہر کے مختلف علاقوں کے افریقن اماموں سے ملاقات کرائی بعض غیر از جماعت احباب کی مساجد میں بھی شام کے وقت لے جاتے رہے۔ اور ابتدائی تعارف اور پیغام حق حکمت کے ساتھ ان اماموں تک پہنچانے کا موقعہ ملا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مربی سے ملکر ان کی اور اس وقت کی جماعت کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جتنے دن دار السلام رہا بہت اخلاص اور محبت سے اور احترام سے مہمان نوازی اور خدمت کی۔ بہت مخلص اور فدائی پایا۔

محترم لون صاحب ریلوے کے اکونٹس کے محکمہ میں لمبا عرصہ ملازمت کرتے رہے۔ پھر جنگ عظیم کے ختم ہونے پر جنگی قیدیوں کا ایک بہت بڑا کیمپ ارنگا کے علاقہ میں حکومت نے قائم کیا۔ ملٹری کا اعلیٰ افسر اس کا نگران مقرر ہوا۔ محترم لون صاحب ان کے ساتھ خزانچی اور دفتر کے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں ریٹائر ہو کر جب مشرقی افریقہ کے تینوں علاقوں کو آزادی ملی تو انگلستان آگئے۔ مشرقی افریقہ کے بہت سے احمدی احباب انگلستان کے علاقہ KENT میں جلنگھم شہر میں اپنے اہل وعیال کو لے کر آباد ہو گئے۔

مکرم لون صاحب دار السلام میں اپنے چچا محترم میاں شمس الدین صاحب لون کے ہمراہ نومبر ۱۹۲۴ء میں آئے۔ دسمبر میں ریلوے میں ملازمت ملی۔ اس وقت تک احمدیت قبول نہ کی تھی ۱۹۲۶ء میں بذریعہ خط پہلے بیعت کی۔ اور پھر ۱۹۲۸ء دسمبر کے جلسہ سالانہ قادیان میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپکے درجات کو بلند فرماتا رہے) کے ہاتھ پر بیعت کی۔

محترم لون صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ تفصیل سے ایک دفعہ بیان کیا۔ ان کے ہی الفاظ میں کم وبیش ذیل میں ان کی تفصیل لکھتا ہوں۔

"میرے چچا محترم میاں شمس الدین صاحب لاہوری جماعت (غیر مبائعین) سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے ہمارے میاں امام الدین صاحب کے فوت ہو جانے پر متواتر آٹھ دس سال تک میری والدہ اور پانچ بہن بھائیوں کی پرورش کی اور ہماری تعلیم کا بندوبست کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بطور ریلوے ڈرائیور بھرتی ہو کر ٹانگانیکا آئے تھے۔ ان کے ہمراہ ایک ہی مکان میں ان کے خسر محترم میاں محمد بخش صاحب رہتے تھے۔ وہ بھی ریلوے ڈرائیور تھے۔ جو مبائعین کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ ہم سب جہلم کے رہنے والے تھے اور ایک ہی خاندان کے افراد تھے۔ خسر اور داماد کا آپس میں بحث مباحثہ جاری رہتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقام اور مرتبہ کے متعلق۔ بعض غیر از جماعت عزیز رشتے دار بھی ساتھ رہتے تھے۔

اس تسلسل میں مکرم فضل کریم صاحب لون نے بیان کیا کہ "بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ حضور کی کوئی کتاب پڑھی جائے۔ چنانچہ خاکسار نے حقیقۃ الوحی کتاب پڑھنی شروع کی۔ اب ساتھ دعا اور استخارہ شروع کیا۔ اس دوران خواب میں حضرت امام جماعت (الثانی) کو دیکھا کہ حضور ہمارے ہاں کھانا تناول فرما رہے ہیں اور میں حضور کے سامنے کھانا اور پانی پیش کر رہا ہوں۔ حضور نے ازراہ محبت مجھے اپنے قریب بلایا اور سالن (جو گوشت اور پالک کا تھا) میں سے ایک بوٹی مع ساگ مجھے کھانے کو دی میں نے یہ تبرک لیکر کھا لیا۔ اس خواب کی بناء پر اگرچہ میرے چچا غیر مبائع تھے اور ان کے ہم پر احسان بھی تھے۔ ۱۹۲۶ء میں شرح صدر کے ساتھ مبائعین کی جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا اور حضرت کی تحریری بیعت کر لی۔ پھر دسمبر ۱۹۲۸ء میں جبکہ پہلی بار قادیان میں ریل گاڑی آئی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ استخارہ میں جو شکل وصورت دو سال پہلے دیکھی تھی من وعن حضور کو اس صورت و شکل میں دیکھا اور ملا"۔ مکرم لون صاحب نے بتایا جب انھوں نے بیعت کی تو ان کی عمر اس وقت ۲۲ سال کی تھی۔ اس کے بعد والدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اور ان کے چھوٹے بھائی محمد اصغر لون اور ماموں محترم مرزا فضل کریم صاحب نے بھی بیعت کر لی۔

ان سب عزیزوں پر مکرم فضل کریم صاحب لون کی نیکی اور اعلیٰ اخلاق کا خاص اثر تھا۔ نوجوانی میں عبادت کا خاص ذوق تھا۔ جس کا مشاہدہ کر کے ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور قبولیت کا بھی موقعہ ملا۔ مختلف اوقات میں نوافل کا بھی اہتمام تھا۔ تہجد گزار تھے۔

محترم برادر فضل کریم صاحب نے اگرچہ ذاتی طور پر تحقیق کی اور مطالعہ کیا۔ بلکہ ان پر مکرم محترم بابو محمد یوسف صاحب جو گجرات کے رہنے والے تھے اور دار السلام جماعت کے ابتدائی پریذیڈنٹ تھے ان کی نیکی۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کا بھی خاص اثر تھا۔ لون صاحب کہا کرتے تھے کہ میری قبول احمدیت میں محترم بابو محمد یوسف صاحب کی صحبت کا بھی دخل ہے بالعموم نماز بھی ان کے ساتھ ادا کرتے۔ جماعت کا باقاعدہ جب دار السلام میں قیام ہوا تو محترم لون صاحب جماعت کے سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ لمبا عرصہ اس عہدے پر فائز رہے۔ بہت خلوص سے اپنے فرائض ادا کئے۔ بعد ازاں جماعت دار السلام کے صدر مقرر ہوئے۔ اور سالہا سال لمبا عرصہ صدارت کی ذمہ داریاں دلی خلوص اور بے لوث انداز میں ادا کیں جماعت میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ ہر ایک ان کی عزت واحترام کرتا۔ اپنے خلوص اور نیک کردار کے باعث غیر از جماعت دوستوں میں بھی بہت عزت سے دیکھے جاتے۔ جب کبھی بھی کوئی مخالف احمدیت کسی مجلس میں احمدیت کے خلاف کوئی بات کرتا تو ان کے غیر از جماعت دوست جرأت سے کہتے ہمارا احمدیوں سے ملنا جلنا ہے۔ ان کے صدر کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اور گہری دوستی ہے۔ یہ سب باتیں جو آپ احمدیوں کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ ان میں ذرا بھی صداقت نہیں۔ باقی عقائد اپنے اپنے ہیں۔ لیکن دیانت و امانت اجازت نہیں دیتی کہ مخالفت یا اختلاف سے غلط باتیں منسوب کی جائیں۔ ایسے ہی غیر از جماعت دوستوں میں سے ایک میاں بہاؤ الدین صاحب تھے۔ جن کے ساتھ سالہا سال کا رابطہ مکرم لون صاحب کا تھا اور خاکسار کا بھی۔ میاں صاحب عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں انھی دنوں خاکسار نے الفضل میں انکا ذکر خیر کیا۔

خاکسار سالہا سال ٹانگانیکا میں رہا۔ ٹبورا اس وقت ہیڈ کوارٹر تھا۔ پھر امام جماعت کی ہدایت پر ہیڈ کوارٹر مشرقی افریقہ کے مشن کا نیروبی مقرر ہوا۔ یہ سارا عرصہ نومبر ۱۹۳۴ء سے اپریل ۱۹۶۲ء تک تقریباً ستائیس برس کا ہوتا ہے۔ اس دوران کئی بار دار السلام آنا جانا رہا۔ خاکسار علی وجہ البصیرت یہ شہادت دینا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ محترم لون صاحب نہایت دیانت دار نہایت مخلص اور بے لوث جماعت کی خدمت کرنے والے سلسلہ کے مربیوں کا خاص احترام کرنے والے اور باغیرت احمدی تھے۔ خاکسار اور محترم قاری محمد سیف صاحب پر قیام ٹبورا میں بعض غیر از جماعت شر پسندوں نے عیسائی صاحب اثر لوگوں سے مل کر جھوٹے مقدمات دائر کئے۔ ان مقدمات میں ڈسٹرکٹ کمشنر نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نا برخواست عدالت خاکسار کو قید کی سزا دی اور محترم قاری صاحب کو جرمانہ کیا۔ اور دوسرے مقدمہ میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر نے معمولی جرمانہ کی سزا دونوں کو دی۔ محترم لون صاحب کو جب خبر ملی تو بے چین ہو گئے۔ اور فوری طور پر خود اور جماعت دارالسلام کے دوستوں کے ساتھ مل کر ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست ایک سیرین بیرسٹر MR. HURREY کے ذریعہ دلائی تین ہزار شلنگ اس کا مطالبہ تھا فیس کا۔ محترم لون صاحب نے فوری طور پر جہلم کے رہنے والے ایک مخلص دوست بابو عبدالحکیم صاحب سے رابطہ کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور ان کے درجات بلند کرے۔ ان دنوں ایک سائسل ESTATE میں کدوگالو کے علاقہ میں مینیجر تھے۔ انہیں اس سارے واقعہ کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ اور سلسلہ کے مربی کی عزت اور جماعت کے وقار کے پیش نظر ان کو جو اس وقت مالی لحاظ سے بفضل خدا زیادہ خوش حال تھے۔ تحریک کی اطلاع ملتے ہی وہ دارالسلام پہنچے اور سیرین بیرسٹر کے دفتر میں گئے۔ اور اسکے مطالبہ فیس پر مطلوبہ رقم تین ہزار شلنگ کا چیک پیش کر دیا۔ اس مقدمہ کی پیروی میں محترم لون صاحب نے خاص توجہ دی اور ہر طرح خیال رکھا۔ اس وقت کے قائمقام چیف جسٹس نے ہر دو مقدمات کی سماعت کی اور ہمیں بری کیا۔ نہ صرف بری کیا عزت و آبرو کے ساتھ بلکہ ایڈمنسٹریشن کو ڈانٹ پلائی کہ مذہبی منادوں اور کارکنوں کے خلاف جو مخالفین کی طرف سے شرارتیں ہوتی ہیں۔ اس کا ازالہ مقدمات سے نہیں بلکہ ایڈمنسٹریشن فریقین کو بلا کر شرارت کرنے والوں کو تنبیہ کرے نہ کہ ان مظلوموں کو مقدمات میں ملوث کرے۔

ان مقدمات میں خاکسار کے ساتھ مکرم قاری محمد یٰسین خانصاحب بھی تھے ان کو بھی باعزت بری کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی سزاؤں کو منسوخ کیا۔ اور ہدایت کی کہ جرمانہ واپس کیا جائے یہ تو سب قصے ہیں۔ خاکسار ہمیشہ ان عزیز اور ہمدرد بھائیوں کے لئے دعاگو رہتا ہے۔ ہر مشکل گھڑی میں ان مخلصین نے سلسلہ کے مربیوں کی امداد کی۔

مربیوں کے آرام کا بھی ان کو ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ خاکسار شروع سالوں میں ریلوے میں تھرڈ کلاس میں سفر کرتا تھا۔ تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں افریقن لوگ اپنی مرغیوں۔ تیر کمانوں اور اس قسم کے سامان کے ساتھ سفر کرتے بعض دفعہ ہجوم کی وجہ سے آرام سے بیٹھنے کی جگہ بھی نہ ملتی۔ اور بعض اوقات بارہ سولہ گھنٹوں کا لمبا سفر ہوتا مکرم لون صاحب ریلوے میں اکونٹس کے دفتر میں ملازم تھے۔ انہیں جب علم ہوا تو فوراً مجھے اطلاع دی۔ کہ ریلوے کا قانون ہے کہ مشنری ایک طرف کا کرایہ دے اور واپسی کا بھی وہی سمجھا جائے گا۔ یہ خاص رعائت مشنریوں کے لئے ہے اس لئے سیکنڈ کلاس میں ایک طرف کا کرایہ دے کر سفر کریں۔ اور محکمہ تعلیم کو اطلاع کی جائے وہ باقی کی رقم ادا کرتا ہے۔ چنانچہ ٹانگا نیکا کے قیام میں ان عزیزوں کی راہنمائی سے سفر میں سہولت کا انتظام ہوا۔

اس موقعہ پر ایک اور بات یاد آ رہی ہے۔ جس کا ذکر غیر مناسب نہ ہوگا۔ خاکسار کے قیام مشرقی افریقہ کے دوران ایک دفعہ محترم ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خاں صاحب رخصت پر قادیان گئے۔ وہ مگاڈی میں جو کینیا میں ایک بہت بڑی کمپنی کا مرکز ہے۔ میڈیکل آفیسر تھے۔ راستہ میں کسی دوست سے ان کا ذکر ہوا کہ قادیان جا رہا ہوں کوئی پیغام ہو تو بتائیں۔ ان سے کہا گیا کہ حضور کو جب ملیں تو ہمارا سلام دیں اور یہ عرض کریں کہ جماعت کی مالی حالت تو ایسی نہیں (یہ ابتدائی دنوں کی بات ہے بعد میں تو مشرقی افریقہ کی جماعت انگلستان اور امریکہ کے مربیوں کو خرچ بھجواتی تھی) لیکن شیخ صاحب سیکنڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے یہ پیغام ایک امانت سمجھا۔ امانت ضرور ادا ہونی چاہیئے۔ حضرت فضلِ عمر کی خدمت میں من وعن یہ پیغام پہنچا دیا۔ حضور نے از راہ ذرہ نوازی فرمایا۔ میرے مربی کو واپس بھجوا دیں کوئی بچھڑا اسی رکھ لیں جو ان کی جوتیاں گنا کرے۔

میرے محبوب اور محترم مشفق امام نے اپنے پیارے دور میں بے حد نوازشات سے نوازا بے شمار دفعہ اپنے پیار سے ممنون فرمایا۔

یہ جواب سن کر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب تو بہت شرمندہ بھی ہوئے۔ اور جن دوستوں نے انہیں یہ پیغام دیا ان تک حضور کا جواب بھی یہ بھی امانت تھا ان تک پہنچا دیا۔ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے خدام کی ضرورتوں اور ان کے وقار کا خاص خیال رکھتی ہے۔ اور ہمارے محبوب امام بالخصوص۔ اس جواب کو سن کر پھر کسی کو جرأت نہ ہوگی۔ محترم لون صاحب ان مخلصین میں سے تھے جنہوں نے خاکسار کو سلسلہ کے مربی ہونے کے باعث اور دوسرے مربیوں کے ساتھ ہمیشہ خلوص اور احترام کا سلوک رکھا۔

جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لیتے دوسروں کو تحریک کرتے۔ اپنے عزیزوں کو بالخصوص اپنے بچوں کی تربیت کی خاص فکر رہتی۔ مشرقی افریقہ میں جتنی بھی بیوت الذکر بنی ہیں۔ حتی المقدور سب میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔ ٹبورا کی شاندار بیت الذکر کی تعمیر جس کی اپنی ایک خاص تاریخ ہے۔ جنگ کے دنوں میں تعمیر ہوئی۔ باوجود مقامی راجوں ترکھانوں۔ مستریوں کے بائیکاٹ کے اور شدید مخالفت کے اللہ تعالیٰ نے جنگ ختم ہونے پر اٹالین جنگی قیدیوں کو ٹبورا میں ایک کیمپ میں بھجوا دیا۔ ان میں اعلیٰ درجہ کے راج۔ ترکھان اور کاریگر بھی تھے اور حکومت سے منظوری حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر دوڑ بھاگ کی اور مختلف افسروں سے مل کر قیدیوں کو حاصل کرنے میں اجازت لی۔ ایک موقع پر کیمپ کمانڈر جو کیتھولک عیسائی تھا۔ کرنل منسری نے کہا۔ یہ قیدی عیسائی ہیں یہ رومن کیتھولک ہیں آپکی بیت الذکر کے لئے کیسے جا سکتے ہیں۔ لیکن حکومت ٹانگا نیکا کے اعلیٰ افسروں نے کرنل منسری کو ہدایت کی کہ جنگ میں یہ لوگ اتحادی ہیں۔ اس لئے بیت الذکر کی تعمیر کے لئے ان جنگی قیدیوں کو قانون کے مطابق اجازت دی جائے۔ مزدوری احمدیہ مشن قاعدہ کے مطابق ادا کرے۔ بفضل خدا اس وقت یہ مشکل حل ہوئی۔ یورپین کاریگروں نے بیت الذکر کی تعمیر کی۔ محترم لون صاحب کی سعی بھی افسروں کی ملاقات میں کام آئی۔

جب دارالسلام میں بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا پروگرام بنا تو اس وقت جماعت کے پاس کوئی خاص بڑی رقم نہ تھی۔ مکرم لون صاحب اور مکرم عبدالکریم صاحب بٹ اور عزیزم مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب خاکسار کے ساتھ ایک ٹھیکیدار کو ملنے گئے۔ نارووال کے علاقہ کے رہنے والے یہ ٹھیکیدار تھے۔ ایک بہت بڑی فرم میں ملازم تھے۔ بلکہ تعمیر کے بھی ٹھیکے لے لیتے تھے۔ ان عزیز دوستوں سے ان کی واقفیت تھی۔ بالخصوص لون صاحب اور بٹ صاحب سے۔ مجھے ساتھ لے گئے۔ اس کے مکان پر ملاقات ہوئی۔ نقشہ دکھایا۔ جماعت کی عزت اور وقار اور منظم ہونے اور مالی قربانی کا تو اثر تھا ہی۔ کہنے لگا فکر نہ کریں آپ نقشہ دیں۔

خاکسار نے اس ٹھیکیدار سے کہا۔ میاں محمد حسین آپ کی نوازش ہے آپ نے حامی بھر لی۔ لیکن ہمارے پاس اس وقت خاصی رقم نہیں۔ کہنے لگا۔ چھوڑو جی۔ یہ کیا بات آپ کرتے ہیں آپ نقشہ دیں۔ میں نے کہا بہتر ہے تحریری طور پر معاہدہ ہو جائے۔ کہنے لگا اچھی بات ہے۔ کل میرے دفتر میں آجائیں۔ اگلے روز محترم لون صاحب اور خاکسار اس کے دفتر میں گئے۔ اس نے تعمیر بیت الذکر کے سلسلہ میں قسط وار رقم ہمیں ادا کرنے کو کہا۔ شروع میں اس قدر دیواریں بن جائینگی تو اس قدر تکمیل پر اس قدر۔ خاکسار نے کہا ہمارے پاس رقم نہیں۔ حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگا۔ مولوی صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کی جماعت تو بڑی مالدار ہے۔ میں نے پھر اسے کہا کہ بھائی سچی بات یہ ہے کہ اس وقت ہمارے پاس رقم نہیں جوں جوں ملتی جائے گی دیتے جائینگے۔ اگر یہ شرط منظور ہے تو جب پیسے ملیں گے تو ادائیگی کر دی جائے گی۔ تو کام شروع کر دیں۔ حیران بھی ہوا۔ اور پریشان۔ لیکن ان عزیزوں کا اس سے پرانا دوستانہ تھا۔ جماعت کا وقار بھی تھا۔ مان گیا اور تحریر ہو گئی۔ برادرم محترم لون صاحب کا اس گفتگو میں ان کا خلوص اور ایمانداری اور مقامی پریذیڈنٹ ہونے کی وجہ سے بہرحال خاص اثر تھا۔ خاکسار سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھیکیدار بہت احترام سے معاملہ کرتا تھا۔ شرط معاہدہ میں لکھی گئی اور کام اس نے شروع کر دیا۔ جب بیت الذکر کی بنیاد رکھنے کا وقت آیا تو اس وقت حکومت کی طرف سے شہر میں مخالفت اور بلوہ کی مخالفت کی وجہ سے سفید وردی میں مختلف ناکوں پر پولیس کا پہرہ تھا۔ حکومت کا مشورہ تھا۔ خاص تقریب نہ کریں چند دوست بلا کر بنیاد رکھ لیں۔ یاد پڑتا ہے۔ محترم لون صاحب اور بٹ صاحب کے علاوہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر صرف چند دوست بنیاد کے وقت موجود تھے۔ خیریت سے وقت گذر گیا۔ بیت الذکر تعمیر ہونی شروع ہو گئی۔ دارالسلام کے مرکزی مقام میں تعمیر ہوئی اسکی اپنی ایک لمبی تفصیل ہے لیکن اس موقع پر یہ لکھنا ضروری ہے کہ اس کے لئے فنڈ جمع کرنے میں بھی محترم لون صاحب نے خصوصی حصّہ لیا۔ اور پورے ذوق وشوق کے ساتھ ہاتھ بٹایا۔ بیت الذکر کی تعمیر پر ساری رقم بھی ادا ہو گئی۔ خدا تعالیٰ ان سب عزیزوں کو اور لون صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقامات عطا کرے۔ جنہوں نے خدا کا گھر بنانے میں ہر لحاظ سے دل کھول کر امداد دی تعاون کیا اور دلی شوق سے ہاتھ بٹایا۔

محترم لون صاحب مشرقی افریقہ کے ملکوں کی آزادی کے بعد انگلستان کے شہر جلنگھم میں آکر آباد ہوئے۔ جلنگھم میں تا دم وفات پریذیڈنٹ رہے۔ اکثر احمدی دوست اس شہر میں مشرقی افریقہ سے آئے تھے۔ آپس میں سب کا خلوص کا معاملہ تھا۔ خاکسار کے قیام انگلستان میں مختلف شہروں میں مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ جلنگھم میں محترم لون صاحب اور دوسرے دوستوں نے بڑی تگ ودو سے قیام مشن ہاؤس میں ہر طرح امداد دی۔ اور نہایت مخلصانہ تعاون خاکسار کے ساتھ رکھا مختلف تربیتی مجالس کا انتظام کیا اور پیغام حق پہنچانے کا کام ان کے زیر انتظام ہوتا۔

آپ کی پہلی شادی سے ایک بیٹا اور پہلی بیوی کے فوت ہونے پر دوسری شادی کی۔ جس سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیں۔ عزیز سعید احمد لون اور عزیز مبارک احمد لون انگلستان میں لندن میں آباد ہیں سب خوشحال ہیں۔ بہت اخلاص سے سلسلہ کی خدمت میں حصّہ لیتے ہیں۔ بیٹیاں اپنے گھروں میں خوشگوار زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے والد محترم کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ سلسلہ سے بے حد اخلاص رکھتے ہیں۔ بڑی خوشی ہوتی ہے ان کے اخلاص کو دیکھ کر۔ اپنے محترم باپ کی روایت پر قائم ہیں۔ سلسلہ کے مربیوں اور اس عاجز سے اور ٹانگانیکا حال تنزانیہ کے دوستوں اور جماعت سے بہت محبت کا رابطہ رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار کو جب لون صاحب بیمار ہوئے تو جلنگھم دو ایک مرتبہ ان کی بیمار پرسی کے لئے جانے کا موقع ملا۔ مل کر پرانی یادیں تازہ کرتے اور خوش ہوتے۔ لیکن وقت رحلت آن پہنچا تھا۔ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۸۱ء بروز اتوار خاکسار جلنگھم میں تھا۔ ایک خاص تربیتی تقریب کے سلسلہ میں عصر کے بعد محترم عزیز بھائی لون صاحب کو ہسپتال دیکھنے گیا۔ اس وقت تکلیف سے سانس لے رہے تھے۔ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا دُعا کرتا رہا۔ آخر ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر عصر کے وقت اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اور اپنے عزیزوں۔ بچوں۔ دوستوں اور جماعت کو غمزدہ کر کے رخصت ہوئے۔ آپ موصی تھے۔ عزیز سعید احمد لون اور عزیز مبارک احمد لون ان کی نعش لے کر پاکستان روانہ ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی آہ! ایک مخلص۔ سچا۔ ہمدرد اور مخلص بھائی رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

احباب سے گذارش

اخبار الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اور دنیا بھر میں احمدی گھرانوں تک پہنچتا ہے۔ آپ اپنی غمی خوشی کی خبریں۔ دعا کے اعلانات اور اہم اطلاعات اشاعت کیلئے ہمیں بھجوائیں۔ اور بلا تاخیر بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء دے۔

کھیل اور کھلاڑی

سکواش

۲۵ نومبر کو جرمنی کے شہر (STUTTGART) سٹٹ گارٹ میں ہونے والے سکواش کے مقابلوں میں جہانگیر خان نے جان شیر خان کو ۵۵ منٹ کے مقابلے میں ۱۵ - ۹، ۱۵ - ۱۳ اور ۱۵ - ۴ سے شکست دی۔ جہانگیر خان کو سٹٹ گارٹ اوپن میں اس جیت پر ۹ ہزار ڈالر انعام ملا۔ جان شیر نے اپنی شکست کے بعد بیرون ملک میچوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اتنی دیر ملک سے باہر رہنے کے بعد "بور" ہو گئے ہیں اور اب وطن واپس جانا چاہتے ہیں۔ اس میچ کی ابتداء سے ہی جہانگیر کا کھیل ایسا تھا کہ وہ جان شیر خان پر چھائے رہے اور ان کی جیت یقینی نظر آ رہی تھی۔ پہلی دو گیمز میں جان شیر خان نے بمشکل مقابلہ کیا اور آخری راؤنڈ کھیل کے میدان میں دو کھلاڑیوں کی محض موجودگی سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔ جہانگیر اب دو ماہ تک میچوں سے علیحدہ رہیں گے اور اپنے نویں ریکارڈ ٹائیٹل یعنی برٹش اوپن ٹائیٹل کے لئے محنت کریں گے جو اپریل میں ویمبلے میں ہو رہا ہے۔

کرکٹ

پاکستان اور بھارت کے درمیان فیصل آباد میں ہونے والے ٹیسٹ میچ میں پاکستان نے پہلی اننگز میں ۶ وکٹوں کے نقصان پر ۴۳۸ رنز بنا کر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے عامر ملک نے شاندار سنچری بنا کر شاندار کھیل پیش کیا۔ پاکستان کو بھارت کی پہلی اننگز پر ۵۰ رنز کی برتری حاصل ہے۔ بھارت کی طرف سے پربھاکر اور کپل دیو نے اچھی باؤلنگ کی۔ کپل دیو دنیائے کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے تیسرے باؤلر بن گئے ہیں۔

اس میچ سے قبل بھارتی ٹیم کے منیجر نے اقبال سٹیڈیم کی انتظامیہ سے تحریری شکایت کی کہ امپائر کی آمد سے قبل وکٹ کو رول کیا گیا اور وکٹ پر سے دو گھنٹے قبل ہی "کور" ہٹا لئے گئے جس سے پاکستانی ٹیم کو فائدہ پہنچا ہے۔

● پاکستان ٹیلی وژن پر ایک خاتون نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ پاکستانی لڑکیوں کو بھی اولمپکس میں شمولیت کی اجازت دی جائے

● پاکستان اور بھارت کے حالیہ کرکٹ ٹیسٹ میں چار نئے نوجوان کھلاڑیوں کی شمولیت سے کرکٹ میں شاندار کارکردگی دیکھنے میں آئی ہے۔ بھارت کی جانب سے ٹنڈلکر اور انکولا نے اپنے ٹیسٹ کیرئر کا آغاز کیا جبکہ پاکستان کی طرف سے تیز باؤلر وقار یونس اور میڈیم فاسٹ باؤلر شاہد سعید نے پہلی بار پاکستانی ٹیم کی نمائندگی کی اور اچھا کھیل پیش کیا۔ پاکستان نے دوسری اننگز میں وقار یونس کی کمی شدت سے محسوس کی۔

منصور احمد مبشر

روزنامہ الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ دسمبر ۱۹۸۹ء کے آخری ہفتے میں ضخیم اور مصوّر جلسہ سالانہ نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ نمبر ایک یادگار ہوگا اور خصوصی مضامین و منظومات کے علاوہ قابل دید تصاویر سے مرصّع ہوگا۔

مضمون نگار اور شاعر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تخلیقات جلد ارسال کریں۔ نیز مشتہرین حضرات جلد تر اپنے اشتہارات کی جگہ محفوظ کروالیں لاہور میں ہمارے نمائندہ مکرم عبدالمالک صاحب اور کراچی میں مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا :

ضروری نوٹ :

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۶۰۔ میں آصف مصباح رشد ابن سلیمان پیشہ معلم عمر ۳۲ سال بیعت 28-8-81 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4/4/1988 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت رقبہ 300 مربع میٹر مالیتی 2,000,000/- روپے۔ (۲) زرعی زمین رقبہ 56 مربع میٹر مالیتی 150,000/- روپے (۳) زمین رقبہ 36 مربع میٹر مالیتی 300,000/- روپے (۴) ٹیپ ریکارڈ مالیتی 30,000/- روپے (5) گھڑی مالیتی 20,000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 114,000/- روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں اور مبلغ 300,000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- ASEP MISBAH RASYID BIN H. SULAIMAN BOJONG CIANJUR (JABAR) INDONESIA.

گواہ شد نمبر ۱۔ MAMI BIN H. SAPEI انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۲۔ BIBING BIN MAMAD انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۶۱۔ میں ٹی۔ ایچ مبارک احمد ولد JAENUDDIN پیشہ مبلغ عمر ۲۸ سال بیعت جنوری 1960ء ساکن INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3/4/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 91,200/- آر۔پی ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد- T.H MUBARAK AHMAD BIN JAENUDDIN P.O.BOX.NO 42. DENPASAR-8000 (BALI) INDONESIA

گواہ شد نمبر ۱۔ MUKHSIN BIN AL.HAJ MOHAMMAD RA,UF JLN. RAYA PARUNGBOGOR NO.27 P.O.BOX 33/PRU

گواہ شد نمبر ۲۔ NANANG ABDURRAHMAN BIN AL-HAJ ROHMATULLAH W-NO. 24665 INDONESIA

مسل نمبر ۲۷۱۶۲ :۔ میں محمد شریف الدین بی۔ ابن BASHIRUN پیشہ بزنس عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۵-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مالیتی ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰،۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد- M. SYARI-U-DIN.B. BIN BASHIRUN PASAR MINGGU. JAKARTA SELATAN INDONESIA.

گواہ شد نمبر ۱۔ EMAN SANUSI BIN M-H. SANUSI JIN CAMAR 6/36 DEPOK I, BOGOR INDONESIA

گواہ شد نمبر ۲۔ JUSDJA HASYIM BIN JUSUF HASYIM WASIYYAT NO, 25446. انڈونیشیا۔

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

- مکرم بشارت احمد خان صاحب پرنسپل میکینکل انجینئر لنسپاک۔ اچانک شدید بیمار ہو گئے ہیں مختلف ٹسٹ اور سپیشلسٹس سے مشورہ کے باوجود ابھی تک بیماری کی تشخیص نہیں ہو سکی۔
- مکرم ڈاکٹر شیر علی صاحب ظفر پاک میڈیکل سٹور فاروق آباد منڈی کے والدین بعارضہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔
- صوبیدار عبدالرشید صاحب کارکن الفضل کے بھائی مکرم لال دین صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ تیسری دفعہ بیماری کے حملہ نے دماغ مفلوج کر دیا ہے۔ حالت تشویشناک ہے گوجرانوالہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
- مکرم منور اعجاز احمد صاحب ابن مکرم ملک مبشر احمد صاحب آف فیصل آباد کا کار میں سفر کرتے ہوئے مغربی جرمنی میں حادثہ ہو گیا ہے۔ سینہ اور پیٹ پر شدید چوٹیں آئی ہیں
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب میڈیکل پریکٹشنر قلعہ کالروالا پندرہ دن سے بیمار ہیں
- مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ (جہلم) کو گذشتہ ماہ بس کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں اب آرام ہے۔ سردی کے باعث چوٹوں میں معمولی درد ہو جاتا ہے۔

قارئین الفضل ان سب بہن بھائیوں کو اپنی نیم شب دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد افضل صاحب ڈرگ روڈ کراچی ۲۵ نومبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ رحلت فرما گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

توسیع اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں جن دوستوں نے ادارہ ہذا کے ساتھ مالی تعاون کیا ہے ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں ،

۱۔ مکرم جناب سمیع اللہ صاحب کھوکھر اوکاڑہ شہر ۔/۵۰
۲۔ مکرم جناب حاجی عبدالقادر صاحب ڈیلسنٹ کلاتھ صدر بازار اوکاڑہ ۔/۵۰
۳۔ مکرم جناب شیخ شریف احمد صاحب شریف جنرل سٹور ریلبازار اوکاڑہ ۔/۱۰۰
۴۔ مکرم جناب شیخ اظہر محمود صاحب فضل الیکٹرونکس دیپالپور روڈ اوکاڑہ ۔/۱۰۰
۵۔ مکرم قریشی حنیف احمد صاحب سمیع کلاتھ گول چوک اوکاڑہ ۔/۵۰
۶۔ محترمہ حمیدہ عفت صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب برہمی ۔/۲۰۰
۷۔ عزیز ذیشان احمد بابر نے بیت الحمد شوگر مل منڈی بہاؤالدین کے نام ایک عدد پرچہ جاری کروایا ہے۔

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۲۱ فون : ۶۳۴
NASIR ناصر
٭ ہمدردانہ مشورہ ٭ قابل اعتماد ٭ اصولی علاج کیلئے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرۂ وصولی وقفِ جدید

۲۴ نومبر تا ۳ دسمبر ۱۹۸۹ء

امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید اور ذیلی تنظیموں (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے عہدیداران سے ضروری گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا سال ہے اور جماعت اس سال کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے حضور اظہارِ تشکر کے ساتھ منا رہی ہے۔ جماعتیں مل کر اور احباب جماعت انفرادی طور پر اس سال میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند تر کر کے اپنے ربّ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ خاکسار اس مبارک سال میں آپ کو سیّدنا حضرت فضل عمر کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "وقف جدید" کی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

● ـــــ وقف جدید کا سال چونکہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے اس لئے عشرۂ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

● ـــــ یہ تسلّی فرمالیں کہ آپ کی جماعت کے جملہ افراد بڑے چھوٹے، مرد عورتیں تمام کے تمام وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور ان کے چندے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق ہوں کم نہ ہوں۔

● ـــــ وقف جدید کی ہر مد میں آپ کا چندہ گذشتہ سال سے نمایاں طور پر زیادہ ہو۔ جو دوست وعدہ وقف جدید نہیں کر سکے تھے۔ ان سے بھی چندہ لے کر انہیں اس تحریک کی برکتوں میں شامل کیا جائے۔

● ـــــ بالغان میں معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے (صفِ اوّل ۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صفِ دوم: ۵۰۰ روپے سے ۱۰۰۰ تک)

● ـــــ تمام بچّوں اور بچیوں کو وقفِ جدید کے دفترِ اطفال میں شامل کیا جائے اور جن بچّوں اور بچیّوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے وہ ایک سَو یا اس سے زائد ادا کر کے ننھّے مجاہدین اور ننھّی مجاہدات بنیں۔

● ـــــ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگر پارکر" ہے۔ احباب اس مد میں بھی حسب استطاعت ضرور شمولیّت فرمائیں۔

● ـــــ آخری اور ضروری گذارش احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ مقاصد ہمیشہ پورے فرماتا رہے۔ جن کے لئے یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ وہ پیارا اپنے فضل سے اس تحریک کا یہ سال بھی بڑی برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور مالی قربانی پیش کرنے والوں کو اپنی رحمت سے بے انتہا عطا کرے۔

خاکسار

ناظم مال وقف جدید

ضرورت اکاؤنٹس کلرک

ہمارے ادارہ کو ایک محنتی اکاؤنٹس کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بمع مکمل کوائف اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

مینجر کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶/۷۷۱

خبریں

ملکی خبریں

● مشترکہ اپوزیشن پارٹیوں کے سربراہوں کی یک روزہ میٹنگ لاہور میں منعقد ہوئی جسمیں وفاقی حکومت کے خلاف رابطہ عوام مہم چلانے اور اسلام آباد میں متحدہ اپوزیشن کا سیکریٹریٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ متحدہ اپوزیشن کے بڑے راہنماؤں کے درمیان وفاقی حکومت کے خلاف منصوبوں پر سخت اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ خصوصاً مسٹر اکبر بگٹی وفاقی حکومت کے خلاف اقدامات سے متفق نہیں ہیں۔

● کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کی فضائی حفاظت کے لئے ائر فورس نے گذشتہ روز مشقیں کیں۔

● خان عبد الولی خان نے بینظیر بھٹو سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے

● مہاجر قومی موومنٹ کے مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں کلمے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مہاجر ملک اور پنجاب کے مخالف تھے نہ ہیں جب تک ایک بھی مہاجر زندہ ہے سندھو دیش نہیں بنے گا۔ ہمیں پنجاب سے شکایتیں ہیں مگر شکایتیں اپنوں سے ہی ہوتی ہیں

● جمیعت العلمائے پاکستان کو پیپلز پارٹی کی طرف سے وفاقی حکومت میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔

● وزیرِ داخلہ اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ پنجاب میں جرائم نسبتاً زیادہ ہو رہے ہیں۔ یہاں سندھ سے تین گنا زیادہ قتل ہو رہے ہیں

● ملک غلام مصطفےٰ کھر کو اسلامی اتحاد کے دس ایم پی اے توڑنے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے

● کراچی کے میئر فاروق ستار نے جنکی عمر تیس سال ہے یہ مطالبہ کیا ہے کہ کراچی کی انتظامیہ (ایس پی۔ ڈی سی وغیرہ) کو بلدیہ کے ماتحت کر دیا جائے۔

● معلوم ہوا ہے کہ صدر اسحٰق خان نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں وفاقی حکومت کی تیار کردہ تقریر پڑھنے سے انکار کر دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

● بھارت کے عام انتخابات میں ابھی تک کسی پارٹی کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی ہے البتہ بعض علاقوں میں اپوزیشن کو برسرِ اقتدار پارٹی سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ لوک سبھا کے سپیکر اسمبلی انتخابات صاد کئے گئے ہیں۔

● لبنان کی پارلیمنٹ نے نئے منتخب صدر الیاس ہراوی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور ان کی مکمل حمائت کا اعادہ کیا ہے۔ پارلیمنٹ نے کہا کہ ۱۴ سالہ خانہ جنگی ختم کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کی جائیں گی۔ مسٹر الیاس ہراوی نے جنرل عون کو خبردار کیا ہے کہ وہ بدھ کے روز تک مقبوضہ علاقے پر اپنا کنٹرول ختم کر دیں ورنہ انکے خلاف فوجی کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔ جنرل عون نے فرانسیسی ٹیلیویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ مطالبہ بے بنیاد ہے اور وہ اپنا دفاع کریں گے۔ لبنان کی نئی کابینہ کا اجلاس شتورہ سٹی میں ہوا جہاں معاہدہ طے پایا کہ عرب لیگ کے امن منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری کوشش جاری رکھی جائے گی۔

● راجیو گاندھی نے اپنی پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔